ترتیب

مقدر شاہ نقشبندی، مجددی

طورو، ضلع مردان، پاکستان

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے

اسباقِ سلوک

ترتیب

مقدر شاہ نقشبندی، مجددی

طورو، ضلع مردان، پاکستان

نام کتاب اسباقِ سلوک

پیشکش مقدر شاہ نقشبندی، مجددی

ایڈیشن بار اول 2000ء

بار دوم 2009ء

بار سوم 2010ء

کمپوزنگ محمد بشیر، صدریہ کمپوزنگ

پرنٹنگ پریس ----------

ملنے کا پتہ

خانقاہ نقشبندیہ، مجددیہ، ہری پور ہزارہ

اہتمام اشاعت

از طرف مرتب کتاب

مقدر شاہ نقشبندی مجددی

برائے ایصالِ ثواب

محترم ومکرم والد گرامی

تحصیلدار قدیم شاہ صاحب مرحوم ومغفور

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

تمہید

سلوک سے مراد روحانی تربیت اور باطن کی ایسی اصلاح ہے کہ خالقِ کائنات کی محبت و معرفت حاصل ہو جائے اور محسنِ انسانیت محبوبِ رب العالمین حضرت محمد ﷺ کی کامل اتباع محبت اور اخلاص کے ساتھ نصیب ہو۔

نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ حالانکہ اکثر مسلمان نماز پڑھتے ہیں پھر بھی فحش اور برے کاموں سے باز نہیں آتے۔ معلوم ہوا ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ گو بظاہر قیام، رکوع اور سجدہ علم ظاہر

کے مطابق ٹھیک ہوتا ہے مگر باطنی اصلاح صحیح نہ ہونے کی وجہ سے نماز میں خشوع خضوع اور یکسوئی نہیں پائی جاتی اور دربار خداوندی میں حاضر ہونے کا کوئی کیف و سرور حاصل نہیں ہوتا؛ بلکہ نماز بوجھ محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے نماز کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں شرفِ قبولیت حاصل کرنے کی بجائے بعض اوقاتِ ایسی نماز اللہ کی ناراضگی کا باعث بنتی ہے۔

میں جو سر بسجدہ کبھی ہوا، تو زمین سے آنے لگی صدا

ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں

دیکھیں قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے،

ہر ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، عذابِ قبر سے حفاظت ملتی ہے۔ مگر جب اصلاحِ باطن نہ ہو تو پہلے پڑھنے کو دل ہی نہیں چاہتا اور جب تلاوت کی جاتی ہے تو زبان کے ساتھ دل کی موافقت نہیں ہوتی۔ حضور ﷺ کا فرمان کچھ اس قسم کا ہے کہ بعض لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ یہی حال تمام عبادات اور نیکیوں کا ہے جو بغیر اصلاح باطن کے کی جائیں۔

اس حقیقت کو اُجاگر کرنے کے لئے کہا جاتا ہے کہ علم ظاہر چھلکا ہے اور علم باطن مغز، اگر ظاہری علم بدن ہے تو باطنی علم اس کی روح ہے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ کی اصلاح باطن ایک ہی نظرِ کرم سے ہو جاتی تھی۔ مگر اب حضور ﷺ کے صحیح جانشین اور وارث جو دونوں علوم کے ماہر ہوں، اس کام کو سرانجام دیتے ہیں، تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات یعنی شریعتِ مطہرہ پر کماحقہ، عمل پیرا ہونے کی توفیق حاصل ہو سکے جو اللہ کی خوشنودی اور دنیا و آخرت کی کامیابی کا باعث ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء کرام ظاہری علوم سے فارغ ہو کر اپنی باطنی اصلاح کے لئے کسی مرشد کامل سے تعلق جوڑ کر فیضِ باطنی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

جس طرح تمام علوم اور فنون سیکھنے کے لئے استاد کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح راہِ سلوک طے کرنے اور اس کے بارے میں سیکھنے سمجھنے کے لئے ایسے پیرو مرشد کے آگے دوزانو ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دینا پڑتا ہے جسے خود اسباقِ سلوک پر عبور حاصل ہو اور ایسے شیخ طریقت کا تربیت یافتہ ہو جو اپنے شیخ سے منازل سلوک طے کر چکا ہو اور وہ اپنے شیخ سے۔ علیٰ ہذا القیاس یہ سلسلہ مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہو۔

کسی شیخ طریقت سے راہ سلوک کا علم حاصل کرنے کے لئے جو تعلق استوار کیا جائے اسے بیعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مواقع پر صحابہ کرامؓ سے بیعت لی

ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۝

ترجمہ:۔ بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہوتا ہے۔

بزرگانِ کرام کے ساتھ جو تعلق قائم ہوتا ہے اس سے نہ صرف دین سنورتا ہے؛ بلکہ دنیا بھی اچھی ہوتی ہے۔ ہمیں جو دعا تعلیم کی گئی ہے اس میں آخرت سے پہلے دنیا کی بھلائی طلب کی گئی ہے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ:- اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت
کی بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے نجات عطا فرما۔
اس لئے کہ جب دنیا اچھی ہوگی تو دین پر استقامت
حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ مگر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ
اصلی مقصد دین ہونا چاہئے اور دنیا اس کے تابع رکھی جائے۔
زمیندار گندم حاصل کرنے کے لئے محنت کرکے فصل اُگاتا
ہے۔ بھوسہ تو ساتھ خود بخود مل جاتا ہے۔
سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ عظام کی بڑی
شان ہے۔ وہ اپنے مریدین کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ صرف
بتاتے نہیں ؛ بلکہ ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ حضرت مولانا

عبدالرحمان جامیؒ فرماتے ہیں۔

نقشبندیاں عجب قافلہ سالارانند

کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

(نقشبندی عجیب قافلہ سالار ہیں کہ پوشیدہ راہوں سے گذار کر قافلے کو حرم تک پہنچا دیتے ہیں)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ میں بیعت ہونے کا طریقہ یوں ہے کہ شیخ طریقت جب کسی کو بیعت کرنا چاہتے ہیں تو باوضو دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور طالبِ بیعت بھی باوضو ہو کر دوزانو ہو جاتا ہے، پھر شیخ طریقت اس کا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اپنے بائیں ہاتھ کو اس کے دائیں

ہاتھ کی پشت پر رکھ دیتا ہے جبکہ اس کا بایاں ہاتھ شیخ کے دائیں
ہاتھ کی پشت پر ہوتا ہے۔ پھر شیخ طریقت بآوازِ بلند اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ
وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ○ تین دفعہ۔
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○ تین دفعہ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ ○ تین دفعہ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ
وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ○ تین دفعہ اور آخر میں پھر ایک دفعہ درود شریف
پڑھ کر دعا فرماتے ہیں اور اس شخص کے مقام قلب پر انگشت

شہادت رکھ کر تین دفعہ بآوازِ بلند اَللّٰہ کہہ کر ذکر کی تلقین
فر.تے ہیں اور یوں بیعت ہو جانے والا خوش نصیب سلسلہ
مبارکہ کے فیوضات سے مستفیض ہونا شروع ہو جاتا ہے اور
اس کی نسبت باطنی بواسطہ پیرانِ کرام حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قائم ہو جاتی ہے اور وہ اس راستہ پر گامزن ہو
جاتا ہے، جس کے متعلق ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال
کرتے ہیں، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ○

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ عظام کے
حالات پڑھے جائیں تو معلوم ہوگا کہ سب اللہ کے برگزیدہ،

مقرب اور مقبول بندے ہوئے ہیں جن پر اللہ کا خصوصی انعام واکرام ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جن کے ذریعہ یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے بالاتفاق انبیاء کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں، لہٰذا اس تعلق کے کیا کہنے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب کرے وہ دل و جان سے اس کی قدر کرے اور اس سے مستفیض ہونے کی کوشش میں لگا رہے۔ شاید اس دار فانی سے جاتے وقت رب کریم کہہ دے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ٥

پس شامل ہو جاؤ میرے بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیوضات حاصل
کرنے کے لئے شیخ جو تعلیم دے اور سبق بتائے اس پر عمل اور
خوب مشق کرنی چاہئے۔ آپ کو معلوم ہو کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ
مجددیہ کے تمام اسباقِ سلوک حضرت امام ربانی مجدد الفِ ثانی
شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کے فرزندانِ عالی شان کے مکتوبات
میں بیان کئے گئے ہیں جن کو جمع کر کے ترتیب سے رسالہ
ہدایت الطالبین کی صورت میں محفوظ کرنے کا شرف جناب
حضرت شاہ ابوسعید صاحب مجددیؒ کے حصہ میں آیا۔ رسالہ
ہدایت الطالبین کے متعلق جناب کے شیخ مکرم قیومِ زماں
حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ فرماتے ہیں کہ ''جو کچھ اس میں درج

ہے وہ تمام حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے علوم و معارف کے موافق اور مطابق ہے۔" سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ اس میں راہِ سلوک نہایت واضح اور متعین ہے۔ اس کے تمام اسباق مصدقہ، مستند اور نصابی شکل میں محفوظ ہیں۔ بعض حضرات اگر اپنی طرف سے کمی بیشی کر لیں تو اس کی تمام ذمہ داری انہی کے کندھوں پر ہے اور سلسلہ عالیہ کے خصوصی فیوضات کے کم ہونے کا موجب ہو سکتا ہے۔

ذکر خفی، شریعت مطہرہ کی پابندی اور بدعات سے مکمل اجتناب اس طریقے کا طرۂ امتیاز ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہے۔ اس لئے نقشبندی مجددی ہونا ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم کسی وادی میں چڑھتے تو تہلیل وتکبیر یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آوازیں اونچی ہو جاتیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اے لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو اس لئے کہ تم جس ذات کو پکار رہے ہو وہ نہ بہری ہے، نہ تم سے غائب یا دور ہے۔ وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ یقیناً سننے والی اور بہت نزدیک ہے۔“ (بخاری، مسلم)

جذبہ اور وجد ایک عمدہ کیفیت ہے بشرطیکہ اللہ کے لئے ہو اور اس میں شیطانی اثرات کا دخل نہ ہو۔ شیخ شہاب

الدین سہروردیؒ عوارف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ ذوالنون مصریؒ بغداد تشریف لائے تو ایک جماعت ان کے پاس حاضر ہوئی جس کے ساتھ ایک قوال بھی تھا۔ انہوں نے اجازت مانگی کہ قوال کچھ سنائے۔ آپ نے اجازت دی تو اس نے یہ اشعار پڑھے۔

صَغِیْرُ ھَوَاكَ عَذَّبَنِیْ فَکَیْفَ بِہٖ اِذَا احْتَنَکَا

وَاَنْتَ جَمَعْتَ مِنْ قَلْبِیْ ھَوًی قَدْ کَانَ مُشْتَرَکَا

اَمَا تَرْثِیْ لِمُکْتَئِبٍ اِذَا ضَحِكَ الْخَلِیْلُ بَکَا

ترجمہ:-

(۱) تمہاری تھوڑی محبت میرے لئے عذاب ہے

اگر یہ بڑھ جائے تو کیا حال ہوگا۔

(۲) تم نے میرے دل میں بکھری ہوئی محبت کو جمع کردیا ہے۔

(۳) تم ایک غم کے مارے انسان پر ترس نہیں کھاتے جو دوست کے ہنسنے پر بھی روتا ہے۔

یہ اشعار سن کر حضرت ذوالنون مصریؒ اس قدر خوش ہوئے کہ اٹھ کر وجد میں آئے اور پیشانی کے بل گر پڑے۔ آپ کی پیشانی سے خون نکل رہا تھا مگر گرا نہیں، اتنے میں اس جماعت کا ایک آدمی بھی اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت شیخ ذوالنون مصریؒ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا ''اس سے ڈرو جو تمہیں

اس وقت دیکھ رہا ہے'' یہ سن کر وہ آدمی بیٹھ گیا کیونکہ اس میں
صداقت تھی اور سمجھ گیا کہ اس کی روحانیت کامل نہیں اور اس
حال کے قابل نہیں۔ یعنی تصنع اور بناوٹ سے وجد طاری
کرنے کی خواہش ہے جو شیطانی اثرات سے محفوظ نہیں اور
ہلاکت کا باعث ہے۔

حضرت علامہ حافظ احمد بن مبارک سلجماسیؒ اپنی
تالیف ''الابریز'' میں جو انہوں نے اپنے شیخ امی غوث زمان
سید عبدالعزیز دباغؒ'' کے علوم اور معارف کے بارہ میں لکھی
ہے ایک قصہ نقل کرتے ہیں۔ کہ چند درویش مراکش کے شہر
فاس میں رہتے تھے۔ وہاں ایک نابینا صاحب حال بزرگ بھی

تھے۔ چنانچہ یہ درویش اس بزرگ کو اپنے ساتھ لے گئے اور

ذکر میں مشغول ہو گئے۔ اچانک اس نابینا بزرگ نے شور مچایا

کہ شیطان ایک سینگ والے مینڈھے کی صورت میں تم لوگوں

پر حملہ آور ہوا اور فلاں لال گدڑی والے کی پیٹ میں سینگ مار

دیا، اسی کے ساتھ اس درویش پر وجد طاری ہوا اور چیخنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد نابینا بزرگ نے فرمایا، ارے، اب تو فلاں

لباس والے پر حملہ کیا اور بری طرح اس کے پیٹ میں سینگ

گھسا دیا۔ اسی وقت وہ درویش بھی وجد میں آ کر اچھل کود

کرنے لگا اور چیخنے چلانے لگا۔ الغرض اس صادق الحال نابینا

بزرگ کی وجہ سے ان درویشوں پر اپنی حقیقت واضح ہوگئی اور

جس چیز کو وہ کمال سمجھتے تھے اس کی برائی اور شیطانی اثرات پر مطلع ہو گئے

صدر الاولیاء غوث دوراں مجدد زماں حضور حضرت معظم قاضی محمد صدار الدینؒ اپنے ایک مکتوب میں مکہ معظّمہ کے ایک جید عالم دین حضرت سید امین الکتبی صاحبؒ کو جو حضرت معظم کے ایک جلیل القدر خلیفہ عارف باللہ حضرت سید آغا نور الٰہی صاحبؒ کے توسط سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ سے منسلک ہوئے، تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب طریقوں سے زیادہ قریب طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہے۔ کیونکہ یہ حضرت صدیق اکبرؓ سے

منسوب ہے۔ سنت نبویہ کے موافق ترین اور بدعت شنیعہ سے بعید ترین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے اہل صالحین سے کرے

حضرت سید بہاؤالدین نقشبندؒ کا قول ہے۔ ''مافضلیا نیم در طریقہ مامحرومی نیست۔'' یعنی اللہ کے فضل سے ہم منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔ اس سلسلہ عالیہ سے منسلک ہونے والوں کے لئے محرومی نہیں۔''

اسلام میں رہبانیت نہیں اس لئے آخرت کی کامیابی کیلئے سلسلہ نقشبندیہ میں لوگوں سے جدا ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرنا اور جنگلوں و بیابانوں میں چلے کاٹنا نہیں، بلکہ حضورﷺ کی تعلیمات کے مطابق لوگوں سے تعلق اور دنیاوی کاروبار کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ تعلق مستحکم کرنا ہے۔

نہ من گویم کہ از عالم جدا باش

ولے ہر جا کہ باشی با خدا باش

اس مفہوم کو ایک اردو شاعر نے بہت عمدہ طریقے سے بیان کیا ہے۔

اسے کنج خلوت کی کیا ہے ضرورت

جو محفل کو خلوت سرا جانتا ہو

یعنی لوگوں میں موجود ہوتا ہے اور باطن میں اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اسی کی فکر میں ہوتا ہے۔

شاہِ نقشبند فرماتے ہیں ہمارا طریقہ ایک مضبوط کڑا ہے کہ نوری قوت سے پانچوں انگلیوں کے ساتھ

رسول اللہ ﷺ کی متابعت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنا ہے اور صحابہ کرامؓ کے آثار کی اقتدا کرنا ہے۔ ہمارے اس طریقہ میں تھوڑے عمل کے ساتھ فتوح اور کشائش زیادہ ہے۔

مغلیہ سلطنت کے شہنشاہ جہانگیر اور اس کے وزراء و اُمراء کی کایا پلٹنے والے عظیم بزرگ حضرت اِمامِ ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ نے اِس راستہ کی مکمل نشاندہی اور وضاحت اپنے مکتوبات میں کی ہے۔آپ کے تجدیدی کارناموں میں یہ ایک انفرادی تجدیدی کارنامہ ہے جو تمام دینی اور روحانی مکاتبِ فکر کیلئے تاقیامت مشعلِ راہ ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔ ''نفسانی خواہشات کے ازالہ

کے لئے احکام شرعیہ میں سے ایک حکم بجالانا ان ہزار سالہ
ریاضات و مجاہدات سے بہتر ہے جو اپنی طرف سے کئے
جائیں؛ بلکہ جو ریاضات و مجاہدات تقاضائے شریعت مطہرہ
کے مطابق نہ ہوں نفسانی خواہشات کی تائید وتقویت کا باعث
بنتے ہیں۔" (مکتوب 52 جلد اوّل)

الغرض اس طریقہ میں ہمہ وقت شریعت مطہرہ کے
مطابق تعلق مع اللہ کی ریاضت ہے اگرچہ بدن کسی بڑی
عبادت میں مشغول نہ ہو۔ اس لئے سرور کائنات فخر موجودات
حبیب رب العالمین نے ایک جنگ سے واپسی پر فرمایا کہ "ہم
جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے صدقہ اور اپنے بزرگان کرام کے طفیل ہم کو بھی اپنی محبت و معرفت نصیب فرمائے اور شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی کے شب و روز گزارنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ میری یہ پیشکش رہبرِ شریعت و طریقت مرشدی حضرت علامہ قاضی عبدالدائم دائم سجادہ نشین، عالی شان، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، ہری پور ہزارہ، کی نظرِ کرم کا ثمرہ ہے۔ جن کی توجہاتِ کریمانہ اور رہنمائی میرے شاملِ حال رہی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنی خصوصی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

مقدر شاہ نقشبندی مجددی

26 دسمبر 2009ء

تفصیلِ اسباق سلوک

بیعت ہونے کے بعد شیخ طریقت مرید کو اسباق سلوک کے علاوہ بعد از نماز پنجگانہ ایک بار آیتُ الکُرسی، ۳۳ بار سُبحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ، ایک بار کلمہ توحید (لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْر) پانچ بار استغفار اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور پانچ بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ

وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ پڑھنے کی بھی تلقین کرتے ہیں۔سونے سے پہلے بھی یہ وظیفہ کرنا چاہئے۔

اسباق سلوک کی مشق اور شغل کے لئے سالک کسی علیحدہ جگہ باوضو ہوکر بیٹھ جائے اور ۲۵ دفعہ استغفار، دومرتبہ فاتحہ شریف، ۳ بار درود شریف پڑھ کر یوں دعا کرے۔اے اللہ میں نے ۲ مرتبہ جو فاتحہ شریف پڑھی ہے اسے قبول فرما کر ایک فاتحہ کا ثواب رسول مقبول ﷺ کی روح مبارک کو پہنچا اور دوسری فاتحہ کا ثواب میرے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے تمام بزرگانِ کرام کے ارواح پاک کو پہنچا اور ان کی برکت سے میرے دل میں اپنی محبت ڈال دے اور غیر کی محبت نکال دے۔آمین۔

اس کے بعد اپنا سبق خوب پکائے۔ سالک جتنا زیادہ یک سوئی کے ساتھ سبق کی مشق کرے گا اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں اسباق کے ساتھ شیخ کی صحبت بہت ضروری ہے۔ صحبت میسر نہ ہو تو تصور کے ذریعہ شیخ سے اپنا رابطہ قائم رکھے۔

ذکر اسم ذات

پہلا سبق :- ذکر لطیفہ قلب

لطیفہ قلب کا مقام بائیں پستان سے دو انگل نیچے مائل بہ پہلو ہے۔ شیخ طریقت بیعت کے وقت مرید کے سینہ

میں اس مقام پر انگشت شہادت رکھ کر تین دفعہ بآواز بلند اللہ
کہ کر مرید کو اس مقام پر ذکرِ اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔ اسباقِ
سلوک کی مشق کے متعلق جو طریقہ پہلے بتایا گیا ہے اس کے
مطابق بعد از فاتحہ اور دعا قلب کے مقام پر نہایت تیزی کے
ساتھ اللہ اللہ کریں اور اس پاک نام کو دل میں خوب جمائیں۔
دوران ذکر زبان کو تالو سے چسپاں رکھیں۔ اللہ کے علاوہ تمام
خیالات دل اور دماغ سے ہٹانے کی کوشش کریں۔ تصور شیخ
سے خیالات ہٹانے میں مدد ملتی ہے۔ ارتکازِ توجہ کے لئے تسبیح
کا استعمال بھی مفید ہے۔ لطیفہ قلب کا تعلق حضرت آدم علیہ
السلام سے ہے۔ قلب کی صفائی کے آثار زرد رنگ کے انوار

دکھائی دینے سے معلوم ہوتے ہیں۔اپنے حالات شیخ کو بتانے
چاہئیں۔ ذکر کے دوران تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ان
الفاظ کا تکرار کیا جائے۔خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری
رضا۔ مجھے اپنی محبت و معرفت نصیب فرما۔اس کو بازگشت کہتے
ہیں۔ مخصوص وقت کے علاوہ ہر وقت اٹھتے، بیٹھتے، چلتے،
پھرتے دل میں اللہ اللہ کریں۔تاکہ ذکر جاری ہو جائے اور
بلا ارادہ ہر وقت دل اللہ اللہ کرتا رہے۔ جاگتے، سوتے؛ بلکہ
مرتے وقت بھی اللہ کا ذکر ہوتا رہے۔

دوسرا سبق :- ذکر لطیفہ روح

لطیفہ روح کا مقام دائیں پستان سے دو انگل نیچے

مائل بہ پہلو ہے۔ اس کا تعلق حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس لطیفہ پر بھی شیخ کی اجازت سے ذکر اسم ذات اللہ اللہ ویسے ہی کیا جائے جیسے پہلے بتایا گیا ہے۔ جب ذکر جم جائے تو مخصوص اوقات میں پہلے لطیفہ قلب پر ذکر کریں اور پھر لطیفہ روح پر۔ روح کی صفائی ہو جانے کی صورت میں سرخ انوار کا مشاہدہ بعض اوقات ہوتا ہے۔ لطیفۂ قلب پر ذکر نسبتاً زیادہ کرنا چاہیئے؛ بلکہ دگنا ذکر کرنا چاہیئے۔

تیسرا سبق:- ذکر لطیفۂ سِر

لطیفۂ سِر کا مقام بائیں پستان سے دو انگل سینہ کی جانب ہے۔ اس کا تعلق موسیٰ علیہ السلام سے ہے اور سفید رنگ

کے انوار دکھائی دینا اس لطیفے کی صفائی کی علامت ہے۔ اس لطیفہ پر بھی اسی طرح اللہ اللہ کا ذکر کیا جائے جس طرح پہلے طریقہ بتایا گیا ہے۔ پچھلے لطائف پر بھی ذکر کی مداومت کرے اور قلب پر ذکر زیادہ کرے۔ نیا سبق شیخ کی اجازت سے شروع کیا جائے۔ ذکر خوب دل لگا کر یکسوئی سے کرنا چاہئے اور زیادہ وقت ذکر میں لگانا چاہئے تاکہ لطیفہ میں ذکر اللہ اللہ جاری ہو جائے اور لطیفہ ہر وقت اللہ اللہ کرنے لگے۔

چوتھا سبق :- ذکر لطیفۂ خفی

لطیفۂ خفی کا مقام دائیں پستان سے دو انگل سینہ کی جانب ہے۔ اس لطیفہ کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے

اور انوار کا رنگ سیاہ ہے جو سالک کو بعد از صفائی نظر آتے ہیں۔

شیخ طریقت جب اس لطیفہ پر ذکر کرنے کی اجازت دیتے ہیں تو حسب سابق طریقہ سے خوب اللہ اللہ کا ذکر کیا جائے یعنی مخصوص وقت میں استغفار کے بعد فاتحہ پڑھ کر دعا کی جائے اور قلب، روح، سر کے ساتھ لطیفہ خفی پر بھی ذکر کی مشق کی جائے تاکہ ذکرِ اللہ جاری ہو کر باطن کی صفائی کا باعث بنے۔

پانچواں سبق :- ذکر لطیفہ اخفیٰ

لطیفہ اخفیٰ کا مقام سینے کے درمیان ہے۔ اس کا تعلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ قلب کی طرح باقی لطائف کی نسبت اس پر بھی ذکر زیادہ کرنا چاہیے۔ اس لطیفہ کا

رنگ سبز ہے۔ جب ذکر کرتے کرتے لطیفۂ اخفیٰ کی صفائی ہو جاتی ہے تو سبز رنگ کے انوار کا بعض اوقات مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس لطیفہ پر ذکر کی جب اجازت مل جائے تو باقی لطائف کے ساتھ اس پر بھی حسب طریقہ خوب ذکر کی مشق کی جائے۔

بعض صاحبِ استعداد سالکین کو شیخ کئی لطائف کا ذکر بیک وقت بھی بتا دیتے ہیں۔

چھٹا سبق:۔ ذکر لطیفۂ نفس

اس لطیفہ کا مقام پیشانی کے درمیان ہے۔ شیخ طریقت جب اس لطیفہ پر ذکر کی تلقین فرماتے ہیں تو وسط پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بآواز بلند تین دفعہ اللہ کہتے ہیں اور اپنی

توجہ کے ساتھ سالک کے لطیفۂ نفس میں اپنے لطیفۂ نفس سے ذکر اللہ کا القا کرتے ہیں۔ اس لطیفہ پر بھی حسب طریقہ خوب ذکر کی مشق کرنی چاہئے۔ اس لطیفہ کی صفائی کی علامت سورج جیسے چمکدار بے رنگ نور کا مشاہدہ ہے۔ جب ذکر جاری ہو جائے تو ہر وقت بلا ارادہ لطیفۂ نفس پر اللہ اللہ ہوتا رہتا ہے۔

ساتواں سبق :- ذکر لطیفۂ قالب

اس لطیفہ کا مقام تمام بدن ہے اور چار اجزاء پر مشتمل ہے جنہیں عناصر اربعہ کہا جاتا ہے۔ یعنی عنصرِ آب، عنصرِ خاک، عنصرِ آتش اور عنصرِ باد۔ اسی لطیفہ کے ذکر کو سلطان الاذکار بھی کہا جاتا ہے۔ شیخ طریقت جب اجازت دیتا ہے تو

سالک کے سر کے اوپر ہاتھ رکھ کر بآواز بلند تین دفعہ اللہ کہتے ہیں اور اپنی توجہ سے سالک کے لطیفۂ قالب میں ذکر اللہ کا اجرا کرتے ہیں۔ اس لطیفہ پر بھی حسب طریقہ خوب ذکر کریں تا کہ تمام بدن اللہ اللہ پکارے۔

آٹھواں سبق:- ذکر نفی اثبات

تمام لطائف پر ذکر اسم ذات کرانے کے بعد شیخ طریقت سالک کو ذکر نفی اثبات کراتے ہیں۔ جس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

کسی علیحدہ جگہ باوضو ہوکر بیٹھ جائے اور خیالی طاقت سے لا کو ناف سے کھینچ کر سر کی چوٹی تک لے جائے

اور الــــہ کو نیچے دائیں کندھے پر لائے اور الا اللہ کی ضرب
کندھے سے دل پر اس طرح لگائے کہ اس کا اثر پانچوں
لطائف تک پہنچے۔ اس مجموعہ سے الٹے لا کی شکل بنتی ہے۔ جو
اس طرح ہوتی ہے ۲ ۔ اس ذکر کے دوران سانس کھینچ کر
روکے رکھے اور لا الہ الا اللہ حسب طریقہ بالا ادا کرتا رہے۔
طاق تعداد پر جب سانس چھوڑے تو دل میں ساتھ محمد رسول
اللہ کہے۔ سالک کوشش کرے کہ ایک سانس میں کم از کم ۲۱
دفعہ لا الــــہ الا اللہ کہہ سکے۔ زیادہ جتنا ہو بہتر ہے۔ تعداد کا
خیال رکھے کہ ایک سانس میں طاق دفعہ ذکر ہو۔ اس واسطے
ذکر نفی اثبات کو وقوف عددی بھی کہتے ہیں۔ اس ذکر کی حضرت

خواجہ خضر علیہ السلام نے ہمارے سلسلہ کے بزرگ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کو پانی کے اندر سانس رکوا کر تعلیم دی تھی۔ اس سے شیطانی وساوس اور منتشر خیالات کے دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ذکر نفی اثبات کرتے ہوئے وقفے وقفے سے زبان کے ساتھ یہ دعا بھی کرتا رہے۔

الٰہی مقصود من توئی و رضائے تو

مرا محبت و معرفت خود عطا کن

ترجمہ:۔ الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا۔ مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا فرما۔ اسے بازگشت کہتے ہیں۔ اگر سانس روکنے سے کوئی تکلیف ہو۔ تو بغیر سانس روکے بھی کر سکتا ہے۔

نواں سبق :۔ ذکر لسانی

یعنی زبان سے لا الہ الا اللہ کہے۔ اس سبق کی اجازت بھی شیخ طریقت مرید سے سابقہ اسباق کے متعلق معلوم کر کے اگر مناسب سمجھیں تو مرحمت فرماتے ہیں۔ باطن جب ذکر اسم ذات سے اور نفی اثبات سے مصفّٰی ہو جاتا ہے تو اس وقت سالک ہر چیز کی نفی کرتا ہے اور زبان سے الا اللہ کہتے ہوئے اسے ہر طرف اللہ ہی کارفرما نظر آتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی سمجھ آتی ہے من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنہ۔ جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ جنت

میں داخل ہو گیا۔ اس کیفیت کے ساتھ ایک دفعہ کا لا الٰہ الا اللہ تمام اعمال پر بھاری ہوتا ہے۔

مراقبات

مراقبہ سے مراد اپنے باطن کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

یکسوئی سے اپنا خیال اللہ کی ذات پر ایسا جمانا کہ اور کوئی خیال نہ آئے سوائے اس کے کہ اس ذات سے فیض وارد ہو رہا ہے۔

مراقبات دائرہ امکان

پہلا مراقبہ :- مراقبۂ احدیت

فیض مے آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفاتِ کمال است و منزّہ
از ہر نقص و زوال است۔ موردِ فیض لطیفۂ قلب من است۔

ترجمہ :- فیض آرہا ہے اس ذات سے جو تمام
صفات کمال کی جامع ہے اور ہر نقص و زوال سے پاک ہے۔
ورودِ فیض کی جگہ میرا لطیفۂ قلب ہے۔

جس طرح شروع میں اسباقِ سلوک کی مشق کرنے
کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ اسی طرح علیحدہ جگہ باوضو بیٹھ کر

استغفار، فاتحہ شریف اور درود شریف پڑھ کر دعا کرے اور پھر
مراقبہ کی نیت پڑھ کر آنکھیں بند کر کے مراقب ہو جائے۔ یہ
تصور کرے کہ سالک نے اپنا دل کشکول کی مانند اللہ کے حضور
اس کے عرشِ عظیم کے نیچے رکھا ہے اور ربِ عرشِ عظیم سے فیض
کا طلب گار ہے۔ جتنی زیادہ دیر تک مراقبہ کر سکے کرے تا کہ
جو فیض ذاتِ باری تعالیٰ سے سالک کے قلب پر وارد ہوتا ہے
اس سے اچھی طرح فیضیاب ہو۔

○ مراقبہ کی نیت سے قبل بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اور بعد میں درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھنا چاہئے اگر مراقبہ شروع

کرنے سے پہلے سالک اپنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ کرام کا شجرہ مبارک پڑھ لے تو زیادہ بہتر ہے۔ تمام مراقبات کے لئے یہی طریقہ ہے جو ابھی بیان کیا گیا ہے۔ مراقبہ کے دوران یکسوئی کے لئے چادر اوپر کرلیں تو کوئی حرج نہیں؛ بلکہ بہتر ہے۔ سابقہ بزرگوں کا معمول بھی ہے۔

مراقبات ولایتِ صغریٰ

(۲) مراقبہ تجلیات افعالیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیات افعالیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ قلب مبارک آں سرور کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

برلطیفۂ قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہ،

برلطیفۂ قلب ایں فقیر ضعیف بواسطہ پیران کبارِ ما القاکن۔

ترجمہ:۔ الٰہی فیض تجلیاتِ افعالیہ کا جو فیض تو نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام

کے لطیفۂ قلب پر القا فرمایا ہے، وہی فیض میرے پیرانِ کبار رحمۃ

اللہ علیہم کے طفیل اس فقیر ضعیف کے لطیفۂ قلب پر بھی القا فرما۔

(۳) مراقبہ تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ روح

مبارک آں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برلطیفۂ روح مبارک حضرت نوح وحضرت ابراہیم

علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودہ، بر لطیفۂ روح ایں ضعیف فقیر بواسط پیران کبارِ مارحمۃ اللہ علیہم القاکن۔

ترجمہ:- الٰہی تجلیات صفات ثبوتیہ کا جو فیض تو نے آنحضرت ﷺ کے لطیفۂ روح سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے لطیفۂ روح مبارک پر القا فرمایا ہے وہی فیض میرے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے طفیل اس فقیر ضعیف کے لطیفۂ روح پر القا فرما۔

(۴) مراقبہ تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ سر مبارک آں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برلطیفۂ سر مبارک حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام افاضہ فرمودہ، برلطیفۂ سر ایں ضعیف فقیر بواسطہ پیران کبار مارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین القاکن۔

ترجمہ:- الٰہی تجلیات شیونات ذاتیہ کا جو فیض تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ سر مبارک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سر مبارک پر القا فرمایا ہے، وہی فیض میرے پیران کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طفیل اس فقیر ضعیف کے لطیفۂ سر پر القا فرما۔

(۵) مراقبہ تجلیات صفاتِ سلبیہ الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ کہ از لطیفۂ خفی

مبارک آں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ برلطیفۂ خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام افاضہ فرمودہ برلطیفۂ خفی ایں ضعیف فقیر بواسط پیرانِ کبار مارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین القا کن۔

ترجمہ:- الٰہی تجلیات صفاتِ سلبیہ کا جو فیض تو نے آنحضرت ﷺ کے لطیفۂ خفی مبارک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ خفی مبارک پر القا فرمایا ہے، وہی فیض میرے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طفیل اس فقیر ضعیف کے لطیفۂ خفی پر القا فرما۔

❁❁❁

(٦) مراقبہ تجلیاتِ شانِ جامع الٰہیہ

الٰہی فیض تجلیات شانِ جامع الٰہیہ کہ برلطیفۂ اخفیٰ مبارک آں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ افاضہ فرمودۂ برلطیفۂ اخفیٰ ایں ضعیف فقیر بواسطہ پیرانِ کبار مارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین القاکن۔

ترجمہ:۔ الٰہی تجلیات شانِ جامع کا جو فیض تو نے آنحضرت ﷺ کے لطیفۂ اخفیٰ مبارک پر القا فرمایا ہے، وہی فیض میرے پیران کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طفیل اس فقیر ضعیف کے لطیفۂ اخفیٰ پر القا فرما۔

ولایت کبریٰ

(۷) مراقبہ دائرہ اولیٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ

مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط فیض مے آید از ذاتیکہ نزدیک تر است

بمن از رگِ جان بہماں شان کہ مرادِ اوست تعالےٰ وَمَنْشَأُ لِلدَّائِرَۃِ

الْاُوْلٰی مِنْ دَوَآئِرِ الْوِلَایَتِ الْکُبْرٰی مورد فیض لطیفۂ نفس مع

شرکت لطائف خمسۂ عالم امر من است۔

ترجمہ :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اور ہم انسان کے

قریب تر ہیں اس کی رگِ جان سے۔ فیض آ رہا ہے اس ذات
سے جو مجھ سے میری رگِ جان سے بھی قریب تر ہے جس طرح
اس کی مراد ہے۔ اور ولایت کبری کے دائروں میں سے پہلے
دائرہ کے لئے اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میر الطیفۂ نفس عالم
امر کے پانچ لطائف سمیت ہے۔

(۸) مراقبہ دائرہ ثانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط یُحِبُّھُمۡ وَیُحِبُّوۡنَہٗ فیض
ے آید از ذاتیکہ دوست دارد مرا و من دوست دارم اور ابہماں
شان کہ مراد اوست تعالیٰ و منشأ للدائرۃ الثانیۃ من دوائر
الولایت الکبری مورد فیض لطیفۂ نفس من است۔

ترجمہ :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ جس طرح اس کی مراد ہے۔ اور ولایت کبریٰ کے دائروں میں سے دوسرے دائرہ کے لئے اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میر الطیفۂ نفس ہے۔

(۹) مراقبہ دائرہ ثالثہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ

فیض مے آید از ذاتیکہ دوست دارد مرا و من دوست دارم اور ابہماں شان کہ مراد اوست تعالیٰ و منشأ للدائرۃ الثانیۃ من

دوائر الولایت الکبری موردفیض لطیفۂ نفس من است۔

ترجمہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ جس طرح اس کی مراد ہے۔ اور ولایت کبریٰ کے دائروں میں سے تیسرے دائرہ کے لئے اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میرا لطیفۂ نفس ہے۔

(۱۰) مراقبہ دائرہ قوس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ

فیض مے آید از ذاتیکہ دوست دارد مرا و من دوست دارم اورا

بہماں شان کہ مراد اوست تعالیٰ و منشا لِلقَوسِ من دوائر الولایت الکبری مورد فیض لطیفۂ نفس من است۔

ترجمہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں۔ جس طرح اس کی مراد ہے۔ اور ولایت کبریٰ کے دائروں میں سے تیسرے دائرہ کے لئے اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میر الطیفۂ نفس ہے۔

(۱۱) مراقبہ اسم ظاہر

فیض مے آید از ذاتیکہ مسمّی است با اسم ظاہر۔ مورد

فیض لطیفۂ نفس باشرکت لطائف خمسہ عالم امر من است۔

ترجمہ:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو اسمِ ظاہر کے ساتھ مسمی ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میر الطیفۂ نفس عالم امر کے پانچ لطائف سمیت ہے۔

نوٹ:۔ جن مراقبات میں "بہماں شان کہ مراد اوست تعالیٰ" آرہا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ، رگِ جان سے قریب تر ہونے اور محبت الٰہی کی صحیح کیفیت کے ادراک سے ہماری عقول قاصر ہیں۔ اس لئے کیفیت کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے "بہمان شان کہ مراد اوست" یعنی جس طرح اللہ کی مراد ہے۔
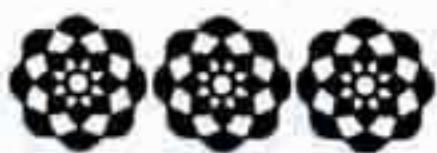
ولایت عُلیا

(۱۲) مراقبہ اسم باطن

فیض ے آید از ذاتیکہ مسمی است باسم باطن ومنشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملائکہ عظام است۔ مورد فیض عناصر اربعہ بدون عنصر خاکِ من است۔

ترجمہ:- فیض آرہا ہے اس ذات سے جو اسم باطن کے ساتھ مسمی ہے اور ولایت علیا کی اصل ہے جو کہ ولایت ملائکہ عظام ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ عنصر خاک کے علاوہ میرے باقی تین عناصر ہیں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے قبل ولایت عُلیا تک نقشبندی سلوک کے اسباق تھے۔اس کے بعد کا سلوک آپ پر منکشف ہوا اور تعلیم دی گئی۔

مراقباتِ سلوک مجدّدی

(۱۳) مراقبہ کمالاتِ نبوت

فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات نبوت است۔ مورد فیض عنصر خاکِ من است۔

ترجمہ:۔ فیض آرہا ہے اس ذات محض سے جو کمالاتِ نبوت کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میرا عنصر خاک ہے۔

(۱۴) مراقبہ کمالاتِ رسالت

فیض مے آید از زات بحت کہ منشاء کمالاتِ

رسالت است۔ مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ:- فیض آرہا ہے اس ذات محض سے جو کمالاتِ نبوت کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

واضح ہو کہ لطائف عشرہ بحثیت مجموعی ہئیت وحدانی کہلاتے ہیں۔

(۱۵) مراقبہ کمالات اولوالعزم

فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء کمالاتِ اولوالعزم است۔

ترجمہ:- فیض آرہا ہے اس ذات محض سے جو کمالاتِ

اولوالعزم کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

حقائق الٰہیہ

(۱۶) مراقبہ حقیقت کعبہِ ربانی

فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء مسجودیت جمیع خلائق است و حقیقت کعبہ ربانی است۔ مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ :- فیض آرہا ہے اس ذات محض سے جو تمام مخلوقات کے مسجود ہونے کی اصل ہے۔ اور حقیقت کعبہ ربانی ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

(۱۷) مراقبہ حقیقت قرآن

فیض مے آید از مبداء وسعت بیچونِ حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن است۔ مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

ترجمہ:- فیض آرہا ہے اس ذات باری کی بے کیفیت وسعت کے مبدأ سے جو حقیقت قرآن کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۱۸) مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

فیض مے آید از کمال وسعت بے چوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است۔ مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

ترجمہ :- فیض آرہا ہے اس ذات باری کی بے کیفیت وسعت کے کمال سے جو حقیقت صلوٰۃ کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

(۱۹) مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض مے آید از ذاتیکہ منشاء معبودیت صرفہ است و حقیقت لا الہ الا اللہ است۔

ترجمہ :- فیض آرہا ہے اس ذات سے جو معبودیت محض کی اصل ہے اور حقیقت لا الہ الا اللہ ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔
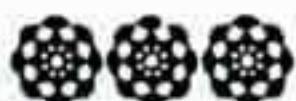
حقائقِ انبیاء

(۲۰) مراقبہ حقیقت ابراہیمی

فیض مے آید از ذاتیکہ منشاء خلت و حقیقت ابراہیمی است۔ مورد فیض ہیئت وحدانی من است۔

ترجمہ :- فیض آرہا ہے اس ذات سے جو خلت اور حقیقت ابراہیمی کی اصل ہے اور حقیقت لا الہ الا اللہ ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۲۱) مراقبہ حقیقت موسویؑ

فیض مے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت موسوی و مبداء محبیت صرف است مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ:۔ فیض آ رہا ہے اس ذات سے جو حقیقت موسوی کی اصل ہے اور محبیت صرف کا مبدأ ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

(۲۲) مراقبہ حقیقت محمدیؐ

فیض مے آید از ذاتیکہ محب خود محبوبِ خود است و منشاء حقیقت محمدیؐ است۔ مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو خود ہی محبّ ہے اور خود ہی محبوب ہے اور حقیقت محمدی کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

(۲۳) مراقبہ حقیقت احمدیؐ

فیض مے آید از ذاتیکہ محبوب خود است و منشاء حقیقت احمدیؐ است۔ مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ:۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو خود ہی محبوب ہے اور حقیقت احمدیؐ کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

حبِ صرف

(۲۴) مراقبہ حقیقت الحقائق
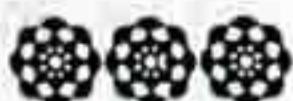
فیض ے آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت الحقائق است کہ حقیقت محمدیہ جامعہ است۔ مورد ِفیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ :۔ فیض آرہا ہے اس ذات سے جو حقیقت الحقائق یعنی حقیقت محمدی ﷺ کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

❀❀❀

(۲۵) مراقبہ لاتعین

فیض مے آید از ذات بحت کہ منشاء لاتعین است

مورد فیض ہئیت وحدانی من است۔

ترجمہ:- فیض آرہا ہے اس ذات محض سے جو لاتعین کی اصل ہے۔ ورودِ فیض کی جگہ میری ہئیت وحدانی ہے۔

مراقبہ لاتعین سلوک نقشبندی مجددی کا آخری سبق ہے۔ مگر رسالہ ہدایت الطالبین میں مزید تین مقامات کا ذکر ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے۔

(۱) دائرہ سیف قاطع

ولایت کبریٰ کے محاذ میں واقع ہے اور اس دائرے کا نام سیف قاطع اس لئے ہے کہ سالک جب اس دائرہ میں قدم رکھتا ہے تو شمشیر براں کی طرح یہ دائرہ سالک کی ہستی کو نیست ونابود کردیتا ہے اور سالک کا نام ونشان تک نہیں چھوڑتا

(۲) دائرہ قیومیت

کمالات اولوالعزم کے محاذ میں واقع ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس منصب کے ساتھ سرفراز فرماتا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

(۳) دائرہ حقیقت صوم

یہ مقام دائرہ حقیقت قرآن کے محاذ میں ہے جہاں ایک خاص قسم کی عدمیت اور استغناء کا ظہور ہوتا ہے۔

❁❁❁

بزرگانِ کرام جن کے طفیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا سلوک ہم تک پہنچا ہے اور ان کی توجہات سے ہم سلسلہ عالیہ میں استفادہ کرتے ہیں، اگر مشکل اور پریشانی کے وقت شجرہ شریف پڑھ کر ان کی ارواح کو فاتحہ شریف کا ثواب پہنچایا جائے تو ان کی ارواح سالک کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے سالک کو نوازتا ہے۔ لہٰذا بزرگان کرام کا شجرہ

مبارک روزانہ پڑھا جاسکے تو بہت سی برکات کا باعث ہوتا ہے۔ بزرگانِ کرام سے روحانی رابطہ رہتا ہے۔ جوکہ تعلق مع اللہ میں پختگی پیدا کرتا ہے۔

قارئین کرام کے فائدے کے لئے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ کا شجرہ مبارک تحریر کیا جاتا ہے۔

شجرہ مبارک

الٰہی بحرمت سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ عبدالخلاق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ محمد زاھد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ

احمد سرھندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت خواجہ قاضی محمد صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیدنا حضرت قاضی عبدالدائم دائمؔ مدظلہ العالی

اس فقیر حقیر پر رحم فرما اور اپنی محبت و معرفت نصیب فرما۔ آمین۔

ختمات ثلٰثہ

خانقاہ نقشبندیہ، مجددیہ، صدریہ، ریلوے روڈ ہری پور ہزارہ میں ہمارے حضرت معظم صدرالاولیاء حضرت قاضی محمد صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے روزانہ تین ختم برائے ایصال ثواب پڑھنے کا معمول ہے۔ حصول برکات کے

لئے تینوں ختموں کا طریقہ درج کرتے ہیں۔

طریقہ ختم ہفت خواجگان نقشبند

پہلے فاتحہ پڑھ کر دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فاتحہ شریف کا ثواب خواجگان سبع کی ارواح کو پہنچا دے اور پھر ختم شریف شروع کیا جاتا ہے۔ نماز فجر کے بعد پڑھنے کا معمول ہے۔

(۱) سورۃ فاتحہ شریف مع بسم اللہ — سات بار

(۲) درود شریف — سو بار

(۳) سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ — اناسی بار

(۴) سورۃ اخلاص مع بسم اللہ — ایک ہزار ایک بار

(۵) سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ — سات بار

(٦) درود شریف سو بار

(٧) يَا قَاضِيَ الْحَاجَات سو بار

(٨) يَا كَافِيَ الْمُهِمَّات سو بار

(٩) يَا دَافِعَ الْبَلِيَّات سو بار

(١٠) يَاشَافِيَ الْاَمْرَاض سو بار

(١١) يَارَفِيْعَ الدَّرَجَات سو بار

(١٢) يَامُجِيْبَ الدَّعْوَات سو بار

(١٣) يَاارْحَمَ الرَّاحِمِيْن سو بار

ختم شریف کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کی جاتی ہے کہ اللہ اس ختم شریف کا ثواب خواجگان سبع کو پہنچا دے اور ان کی

برکت سے اپنی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ غیر کی محبت ہمارے دلوں سے نکال دے۔ ہمارے حال پر رحم فرما کر ہماری دین ودنیا کی مشکلات دور فرما دے۔ آمین۔

خواجگان سبع یعنی سات خواجگان سے مراد

(۱) حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی (۲) خواجہ محمد عارف ریوگری (۳) خواجہ محمود انجیر فغنوی (۴) خواجہ عزیزانِ علی رامیتنی (۵) خواجہ محمد باباسماسی (۶) خواجہ سید میر کلال (۷) خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

طریقہ ختم مجددی

پہلے فاتحہ پڑھ کر ثواب حضرت مجدد الف ثانی کو

پہنچاتے ہیں پھر ختم شریف پڑھتے ہیں۔ بعد نماز عصر پڑھنے کا معمول ہے۔

(۱) درود شریف سو بار

(۲) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ پانچ سو بار

ترجمہ:- کسی شخص میں بھی برائی، شر اور نقص دور کرنے کی طاقت نہیں اور بھلائی خیر اور کمال حاصل کرنے کی بھی طاقت نہیں مگر اللہ کی امداد سے۔

(۳) درود شریف سو بار

ختم شریف کے بعد حسب سابق دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس ختم پاک کا ثواب حضرت مجدد الف ثانیؒ کو پہنچا دے

طریقہ ختم معصومیہ

پہلے فاتحہ برائے ایصال ثواب حضرت خواجہ معصوم عروۃ الوثقیٰ۔ اس کے بعد ختم شریف پڑھیں۔ نمازِ عصر کے بعد پڑھنے کا معمول ہے۔

(۱) درود شریف سو بار

(۲) آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ پانچ سو بار

ترجمہ:۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔ تیری ذات پاک ہے۔ بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں

کیونکہ عبادت اسی کے لئے ہو سکتی ہے جو اپنے ارادے سے
کسی کو نفع، نقصان پہنچا سکے۔ اللہ کی ذات ہر قسم کی کمی، کمزوری
اور اعتراض سے پاک ہے۔ اگر کوئی نقص ہے تو ہماری ہی وجہ
سے ہے۔ ہم خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

(۳) درود شریف سو بار

ختم شریف کے بعد دعا کریں کہ اس ختم کا ثواب
حضرت خواجہ معصومؒ کو پہنچائے اور ان کی برکت سے اپنی محبت
نصیب فرمائے اور ہمارے حال پر رحم فرما کر ہماری مشکلات
دور فرما۔ آمین۔

ختم کے لئے سو شماروں کی ضرورت پڑتی ہے اور دس
دانے اس کے علاوہ تا کہ اگر کوئی کلمہ سو بار سے زیادہ پڑھا

جائے تو ہر سو کے بعد ایک دانہ جدا رکھ دیا جائے۔

ختم خواجگان میں سورۃ الم نشرح اناسی بار (۷۹) پڑھنا ہوتی ہے۔ اس لئے سو شماروں میں اکیس دانے نکال لئے جائیں اور ان پر کچھ نہ پڑھا جائے۔

آخر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ کے مشائخ عظام کی تاریخہائے عرس مبارک کا اندارج کیا جاتا ہے تاکہ ان تاریخوں میں خصوصی طور پر ایصالِ ثواب کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

***

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ کی تاریخہائے عرس مبارک

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ	مدفن
محرم	۱۰	حضرت ابوالحسن خرقانیؒ	خرقان، قزوین
//	۱۰	حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ	دہلی، انڈیا
//	۱۹	حضرت درویش محمدؒ	سبز، ماورالنہر
صفر	۵	حضرت یعقوب چرخیؒ	بلغنون، بخارا
//	۱۲	حضرت ابوسعد احمد خانؒ	خانقاہ سراجیہ، کندیاں
//	۲۲	حضرت شاہ غلام علیؒ	دہلی، انڈیا
//	۲۸	حضرت مجدد الف ثانیؒ	سرہند شریف، انڈیا
ربیع الاول	۱	حضرت شیخ محمد زاہدؒ	وخش، بلخ
//	۲	حضرت شاہ احمد سعیدؒ	جنت البقیع، مدینہ

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ	مدفن
ربیع الاول	۳	حضرت سید بہاؤ الدین نقشبندؒ	قصر عارفاں، بخارا
//	۴	حضرت بو علیؒ	فارمد شریف، مشہد
//	۹	حضرت محمد معصومؒ	سرہند شریف، انڈیا
//	۱۲	حضور نبی اکرم ﷺ	مسجد نبوی، مدینہ
//	۱۲	حضرت عبد الخالقؒ	غجدوان، بخارا
//	۱۷	حضرت محمودؒ	وابکنہ، بخارا
//	۲۶	حضرت سراج الدینؒ	موسیٰ زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان
//	۲۹	حضرت عبید اللہ احرارؒ	محوطہ ملایان ماوراء النہر
ربیع الثانی	۱۸	حضرت قاضی محمد صدر الدینؒ	ہری پور، ہزارہ
جمادی الاولیٰ	۲۴	حضرت امام قاسمؒ	مشکل، عرب
//	۲۶	حضرت سیف الدینؒ	سرہند شریف، انڈیا

ماہ	تاریخ	اسماء مشائخ	مدفن
جمادالثانی	۱۰	حضرت محمد بابا	سماس، بخارا
//	۱۵	حضرت سید میر کلالؒ	سوخار، بخارا
//	۲۳	حضرت ابوبکر صدیقؓ	مسجد نبوی، مدینہ
//	۲۵	حضرت باقی باللہؒ	دہلی، انڈیا
رجب	۱۰	حضرت سلمان فارسیؓ	مدائن، عراق
//	۱۵	حضرت امام جعفر صادقؒ	جنت البقیع مدینہ
//	۲۰	حضرت علاؤالدین عطارؒ	چغانیاں، ہرات
//	۲۷	حضرت ابو یوسف ہمدانیؒ	مرو شریف، خراسان
شعبان	۱۵	حضرت بایزید بسطامیؒ	بسطام، عراق
//	۲۲	حضرت خواجگی امکنگیؒ	امکنہ، بخارا
//	۲۲	حضرت محمد عثمانؒ	موسیٰ زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان

ماہ	تاریخ	اسماءِ مشائخ	مدفن
شوال	۱	حضرت محمد عارفؒ	ریوگر، بخارا
//	۱	حضرت ابوسعید مجددیؒ	دہلی، انڈیا
//	۲۲	حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ	موسیٰ زئی ڈیرہ اسمٰعیل خان
ذوالقعدہ	۱۱	حضرت سید نور محمد بدایونیؒ	غیاث پور، دہلی
//	۲۸	حضرت عزیزان علی رامیتنیؒ	خوارزم، بخارا

تمت بالخیر

حضرت معصومؒ و سیف الدینؒ عالی مرتبہ
سید نور محمدؒ جانِ جاناںؒ کے طفیل
شاہِ عبداللہؒ و شاہ بو سعیدؒ احمد سعیدؒ
پھر جنابِ دوست قندھاریؒ و عثمانؒ کے طفیل
پھر سراج الدینؒ و احمد خانؒ قیوم زماں
شیخ صدر الدینؒ آقا غوثِ دوراں کے طفیل
(۱) جانِ دو عالم کے منظور نظر سیرت نگار
مرشدی دائم مدیرِ جامِ عرفاں کے طفیل
دوجہاں کی نعمتیں دے ہر مصیبت سے بچا
نقشبندی اولیاء کے جود و فیضاں کے طفیل

(۱) یہ شعر جنات ہدایت اللہ خان فکر (مرحوم) نے اضافہ کیا ہے۔۔